www.KitaboSunnat.com

ننھی چڑیا کی بیقراری

اعداد: محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیراہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ننھی چڑیا کی بیقراری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

ننھی چڑیا کی بیقراری

اعداد .... محمد طاہر نقاش

اشاعت .... مارچ 2011ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور۔ دارالاندلس 37230549 ۔ دارالسلام 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230586 ۔ مکتبہ علمیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔
اسلامی اکیڈمی 37361687 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321868 ۔ مکتبہ سلفیہ 37224228 ۔ مکتبہ دارالہدیٰ 37639567 ۔ البلاغ 35717842 ۔
• راولپنڈی۔ مکتبہ ... کمیٹی چوک 5536160 ۔ دارالفکر اسلامی 0321-5216267 • اسلام آباد۔ مسعود اسلامک سنٹر 2261756 ۔ البلاغ 2281470 ۔
دارالسلام 0321-5379378 ۔ • کراچی۔ فضل ربی 32212991 ۔ مکتبہ دارالقرآن 021-32211966 علمی کتب خانہ اردو بازار 32628938 ۔
• فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204 ۔ مکتبہ المحمدیہ امین پور بازار 041-2629292, 0300-6628021
• پشاور۔ سراج کتب خانہ 214720 ۔ • حیدرآباد۔ مکتبہ ... 0333-2607264
• سیالکوٹ۔ مکتبہ ... سیالکوٹ 052-4601911 مکتبہ ... 0332-8787666

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-37361428, 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعداد : محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
فون: 0300-4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ـ جے ماڈل ٹاؤن ـ لاہور
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

❀ سچی بات: وعدہ پورا کرتے رہیں گے 7
❀ بچوں سے پیار کرنے والے رسولﷺ 8
❀ جانوروں پرشفقت.....جانوروں سے پیار 14
❀ دنیا میں سب سے پہلا قتل کیوں ہوا؟ 19
❀ ریگستان کا بادشاہ 23
❀ ننھی چڑیا کی بے قراری 28
❀ خندق کے کنارے خطرناک جنگ 35
❀ اللہ تعالیٰ پر یقین کا صلہ! 43
❀ بیٹے کی تلاش 46
❀ مؤذن رسول کی شان 55
❀ دکھیاری ماں 60

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

وعدہ پورا کرتے رہیں گے

ننھے منے پیارے پیارے بچو اور راج دلارے بچو!.....

ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ گاہے گاہے آپ کی خدمت میں سچی قرآنی اور تاریخی و حدیث کہانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ ہم اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ "ننھی چڑیا کی بے قراری" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب کا نام ہم نے ایک نمائندہ کہانی پر رکھا ہے۔ یہ کہانی ایک ایسی ننھی منی چڑیا کی ہے، جو کہ ہمارے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کے دور میں زندہ تھی۔ رسول اللہ کے آس پاس اڑتی پھرتی تھی۔ صحابہ نے اس کو دیکھا تھا، اور اس کے دو ننھے منے بچوں کو پکڑ بھی لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ننھی چڑیا کے متعلق اپنے صحابہ سے ایک خاص ارشاد فرمایا۔ یوں اس ننھی و معصوم چڑیا کی داستان ہمیشہ کے لیے کتب احادیث میں محفوظ ہوگئی۔ رسول اللہ سے چند لمحوں کی نسبت ہونے کی بنا پر اس چڑیا کا تذکرہ اپنی دنیا تک کے لیے دنیا والوں کے سامنے زندہ و جاوید ہوگیا۔ آج بھی مومن مائیں اس چڑیا کی کہانی اپنے بچوں کو سناتی ہیں۔

اس کتاب میں اور بھی کئی کہانیاں ہیں، جن کو ہم نے ننھے مجاہد اور چند

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری کتب و رسائل سے اخذ کر کے جمع کیا ہے۔ امید ہے آپ پسند کریں گے۔ اور ان سبق آموز سچی کہانیوں سے زندگی گزارنے اور دنیا میں کامیاب ہونے کا سبق سیکھیں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں سے پیار کرنے والے رسولﷺ

ذرا تصور میں لائیے آج سے ڈیڑھ صدی پہلے کا زمانہ ہے، ملک عرب میں شہر مکہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک دیہاتی عرب کے کھلے ریتلے میدان میں گڑھا کھود رہا ہے، سخت دھوپ اور بلا کی لو چل رہی ہے' اس کے پاس ہی کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی معصوم بچی کھڑی ہے بچی کو ہاتھوں پر اٹھایا اور گڑھے میں لٹا دیا۔ کیا معصوم بچی بھلا سوچ سکتی تھی کہ اس کے ساتھ اس کا باپ کیا سلوک کرنے والا ہے؟ بچی نے باپ کی طرف دیکھا اور اپنے ننھے منے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر سے مٹی جھاڑنے لگی۔ مگر باپ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، گڑھے پر مٹی ڈالنی شروع کردی حیران و پریشان بچی تڑپی، تلملاتی ابا ابا پکارتی رہی مگر ظالم باپ نے دیکھتے ہی دیکھتے اس ننھی جان کو منوں مٹی تلے زندہ درگور کردیا۔ آپ حیران نہ ہوں اس زمانے میں یہ دردناک واقعہ کوئی نیا نہیں تھا۔ وہ لوگ بچیوں کو اپنی عزت و ناموس پر ایک دھبہ تصور کرتے تھے اور پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ایسے میں اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور اس پیارے نبی محمد ﷺ کو رحمۃ اللعالمین "یعنی تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔" آپ ﷺ کی تعلیمات اور سیرتِ پاک کا مطالعہ کریں تو آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ عورتوں، مردوں، بوڑھوں، جوانوں اور بچوں کے علاوہ نوکروں خادموں بلکہ چرند پرند اور دوسرے جانوروں تک کے لیے آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں۔ تو لیجئے اب ہماری بات نونہالوں سے متعلق ہو گی۔

نبی ﷺ کو بچوں سے بے حد پیار تھا۔ آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرتے تو پہلے خود انہیں "السلام علیکم" کہتے' وہ بھی جواب میں "وعلیکم السلام" کہتے اور پیار سے آپ ﷺ کے دامن کے ساتھ لپٹ جاتے۔ آپ ﷺ انہیں گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرتے۔ بچوں کو آپ ﷺ کبھی کاندھے پر بٹھا لیتے اور کبھی سینے پر لٹاتے اور ان سے میٹھی میٹھی باتیں کر کے ان کا دل لبھاتے۔ پیارے نبی ﷺ کی پشت پر مہر نبوت تھی۔ بچے آپ ﷺ سے لپٹ جاتے اور اس مبارک نشان سے کھیلتے رہتے۔ کبھی یوں بھی ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ بچوں کو قطار میں کھڑا کر دیتے اور دور ہٹ کر انہیں کہتے دوڑ کر ہمارے پاس آؤ! بچے بھاگتے ہوئے آتے اور آپ ﷺ سے لپٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے دیکھا کہ پیارے نبی ﷺ فرش

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر ہاتھ اور گھٹنوں کے بل چل رہے ہیں اور آپ ﷺ کی پشت پر آپ ﷺ کے پیارے نواسے سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سوار ہیں گویا اس طرح آپ ﷺ ان بچوں کا دل بہلا رہے تھے۔

پیارے نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے بچوں سے ملتے اور انہیں پیار کرتے۔ اگر آپ کسی سواری پر ہوتے تو اپنے آگے پیچھے بچوں کو بٹھا لیتے۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' اس وقت آپ کے ننھے نواسے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی قریب ہی کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو وہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے۔ آپ نے سجدہ لمبا کر دیا ننھے حسین رضی اللہ عنہ آرام سے نیچے اتر گئے تو پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا' کسی نے عرض کیا کہ واہ واہ! کیسی اچھی سواری ہے! یہ سن کر آپ نے مسکرا کر جواب دیا: ''دیکھو! سوار بھی تو اچھے ہیں نا!۔''

اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور آپ ہی کے پاس رہتے تھے۔ آپ کو ان سے بہت پیار تھا۔ آپ ﷺ خود اسامہ کا ناک منہ صاف کرتے اور منہ ہاتھ دھلا کر کپڑے پہناتے تھے۔ ایک دفعہ یوں ہوا کہ پیارے نبی ﷺ ایک دودھ پیتے بچے کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گود میں بٹھائے ہوئے تھے کہ اس نے پیشاب کر دیا' آپ ﷺ نے بالکل کچھ نہیں کہا بلکہ پانی بہا کر کپڑے صاف کر لیے۔ نبی ﷺ کی خدمت میں پھل یا کوئی میٹھی چیز پیش کی جاتی تو آپ سب سے پہلے چھوٹے بچوں میں تقسیم فرماتے۔آپ ﷺ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ انہیں دین کی باتیں بتاتے اور انہیں اذان دینا اور نماز پڑھنا بھی سکھاتے رہتے تاکہ ان کے دلوں میں اسلامی تعلیمات پر چلنے اور دین سیکھنے کا شوق پیدا ہو اور وہ بڑے ہو کر اچھے مسلمان بنیں اگر کسی بچے سے کوئی غلطی ہو جاتی تو آپ ﷺ نہ اسے ڈانٹتے اور نہ ہی ناراض ہوتے بلکہ نہایت پیار سے سمجھا دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ عید کے روز ہمارے پیارے نبی ﷺ کو راستے میں ایک ایسا بچہ نظر آیا جو اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح ہنسی خوشی کھیلنے کے بجائے الگ تھلگ افسردہ بیٹھا ہوا تھا۔آپ ﷺ کو بڑا ترس آیا۔آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا اور پوچھا کہ بیٹے کیا بات ہے' تم غمگین کیوں ہو؟ اس بچے نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں یتیم ہوں' کوئی نہیں جو میرا خیال رکھے، اس ننھے سے بچے کی یہ بات سنی تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا اور فرمایا: ''بیٹے! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ محمد ﷺ تیرا باپ ہو ،عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں ہو اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہاری بہن ہو؟'' یہ سن کر وہ بچہ خوشی سے جھوم اٹھا۔ آپ ﷺ اس بچے کو گھر لے آئے نہلایا، دھلایا، اچھے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا۔ یوں وہ بچہ نبی اکرم ﷺ کے سایہ شفقت میں پرورش پانے لگا۔ آپ بچیوں سے بھی بے حد پیار کرتے تھے۔ جب آپ ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ پہنچے تو بہت سے بچے جن میں ننھی منی بچیاں آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی میں استقبالیہ نغمے گا رہی تھیں' پیارے نبی ﷺ نے ان بچیوں سے پوچھا: تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ انہوں نے خوش ہو کر کہا: ''یا رسول اللہ! ہمیں آپ سے بہت پیار ہے۔'' یہ سن کر آپ مسکرائے اور فرمانے لگے: ''میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ بچوں کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ ایک دفعہ آپ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ دیر سے ختم کروں مگر پیچھے جب کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو نماز مختصر کر لیتا ہوں۔''

پیارے بچو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ بچوں سے کس قدر پیار کرنے والے تھے آپ کا معمول تھا کہ بچوں کو چومتے اور انہیں پیار کرتے۔ ایک دفعہ آپ اسی طرح بچوں کو پیار کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اس نے کہا: تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو! میرے تو دس بچے ہیں میں نے اب تک کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر تمہارے دل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے محبت چھین لے تو میں کیا کروں؟" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ صحابی' اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی' نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف چلے تو میں بھی ساتھ ہو لیا کہ ادھر سے چند لڑکے اور نکل آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانوروں پر شفقت...... جانوروں سے پیار

پیارے بچو! ہمارے نبی محمد ﷺ ہمارے راہنما، بڑے ہی شفیق اور آپ کی سیرت بھی بڑی پیاری اور بہت اچھی ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کے متعدد نام ہیں۔ انھی میں سے ایک نام ''رحمۃ اللعالمین'' بھی ہے۔ رحمت اللعالمین کا مطلب ہے ''تمام دنیا اور جہانوں کے لیے رحمت'' آپ شاید جانتے ہی ہوں کہ کائنات میں لا تعداد دنیا آباد ہے' مثلاً: انسانوں کی دنیا' حیوانوں کی دنیا' بچوں کی دنیا' غلاموں کی دنیا' ستاروں کی دنیا' صحراؤں کی دنیا اور پانی کی دنیا' الغرض! ہر قسم کی مادی اشیاء کی اپنی الگ دنیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب دنیاؤں کو پیدا کیا اور رسول اللہ ﷺ کو ان سب کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہم دودھ پیتے، گوشت، انڈا اور دیگر غذائیں کھاتے ہیں۔ پنیر، لسی، مکھن، دہی ہماری پسندیدہ غذا ہے۔ گھی سے رنگا رنگ مٹھائیاں بناتے ہیں پتا ہے یہ سب چیزیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں؟ یہ سب چیزیں جانوروں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ غذائیں ہماری زندگی کے لیے مفید بھی ہیں اور ضروری بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی آمد سے پہلے لوگ جانوروں پر بہت ظلم کرتے تھے جس کی مختلف صورتیں تھیں ، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جانوروں کے معاملے میں لوگوں کو بہت سمجھایا، ہدایات دی اور ان پر ظلم کا ہر قسم کا سلسلہ بند کروا دیا۔ اس طرح آپ ﷺ کی ذات گرامی کائنات کی ہر چیز کے ساتھ ساتھ جانوروں کے لیے بھی رحمت بن کر آئی۔ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ دیکھا جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے لگ چکا تھا' اونٹ کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ کو ترس آ گیا اور فرمایا: لوگو! ان بے زباں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، ان پر سوار ہونا ہوتو اچھی حالت میں ہی ہوا کرو' اگر ان کا گوشت کھاؤ تو بھی اچھی حالت میں کھایا کرو' یعنی ان کو خوب کھلایا پلایا کرو تا کہ یہ صحت مند نظر آئیں' ایسا مت کرو کہ بے چاروں پر سواری کا کام تو لو لیکن کھانے کو کچھ نہ دو۔ ان کی صحت اور خوراک کا خیال نہ رکھو اور جب انتہائی کمزور ہو جائیں تو ذبح کر لو بلکہ ذبح کا بھی ارادہ ہو تو صحت مند ذبح کر کے کھایا کرو۔

صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ میں نے ایک عورت دوزخ میں دیکھی جس کا قصور یہ تھا کہ اس نے ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلی پال رکھی تھی اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتی تھی' نہ وہ اسے کھولتی تھی کہ زمین پر گری پڑی چیزیں کھا لے اسی طرح وہ بے چاری بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی' اللہ تعالیٰ کو اس عورت کا یہ ظلم انتہائی ناپسند آیا اور عورت کو دوزخ میں ڈال دیا۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ سفر پر جا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے' لشکر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور کھانا پکانے کے لیے آگ جلائی اتفاق سے اس جگہ چیونٹیوں کا بل تھا۔ پیارے نبی ﷺ ادھر آئے چیونٹیوں کے بل پر آگ جلتی دیکھی تو فرمایا: ''بجھاؤ بجھاؤ۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے آگ بجھا دی اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگ کی سزا دینا صرف اللہ کا حق ہے۔

اس لیے نبی رحمت ﷺ نے جانور ہو یا انسان...... کھیت ہو یا باغ، چاہے اپنا ہو یا جانی دشمن کا...... اسے جلانے سے منع کیا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کو جلانے سے پرہیز کیا کریں۔ کیونکہ یہ کام رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھا۔

جاہلیت میں جب لوگ سفر میں ہوتے کھانے کا سامان ختم ہو جاتا تو زندہ جانور کے جسم سے گوشت کاٹ کر کھا لیتے جانور بے چارہ اس تکلیف کو کس دکھ کے ساتھ سہتا ہوگا اس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پھر مہینوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ زخم ٹھیک ہونے میں نہ آتا ہوگا۔

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کا گوشت کاٹنے اورانہیں جان بوجھ کرکسی قسم کا بھی زخم پہنچانے سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''زندہ جانور کا گوشت کاٹ کرکھانا حرام ہے۔''

(سنن ترمذی)

جاہلیت میں ایک دستور یہ بھی تھا کہ جب بارش نہ ہوتی تولوگ گھاس پھوس جمع کرتے اورایک دنبے کی دم کے پیچھے باندھ دیتے' پھراس کوآگ لگا دیتے دنبہ بے چارہ آگ کی حرارت سے آہستہ آہستہ جل جاتا اورتکلیف سے اِدھراُدھر بھاگتا۔ان جاہل لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ایسا کرنے سے بارش ہوجاتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس رسم کوبھی سختی سے روکا۔

(سیرت النبی مولانا شبلی)

بعض لوگ دورجاہلیت میں جانوروں کی ناک، کان یادم کاٹ دیتے اورانہیں بتوں کے نام پر آزاد کردیتے۔بعض یہ سمجھتے کہ اس طرح جانور کو نظرنہیں لگتی۔رسول اللہ ﷺ نے جانوروں پر ہونے والے اس ظلم کویہ فرما کر بند کیاجوکسی جانور کا ناک کان یاکوئی حصہ کاٹے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (صحیح بخاری)

لعنت اللہ تعالیٰ کے انتہائی غصے کا نام ہے جوشخص بہت ہی برا کام

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرے اس کے لیے یہ سزا ہے۔ پیارے نبی ﷺ جانوروں کے چارے وغیرہ کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ صدقے کے اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے چارہ ڈالا کرتے تھے اور پانی پلایا کرتے تھے۔ ایک بار نبی رحمت ﷺ مجاہدین کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو ہمارے آگے جا کر حوض صاف کر کے پانی نکالنے کا انتظام کرے گا۔ جابر اور جبار صخر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم یہ کام کریں گے' چنانچہ وہ پہلے کنویں پر گئے اور صاف کر کے حوض کا پانی نکالا۔ اتنی دیر میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پہنچ گئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں پانی پی لوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اجازت دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے پہلے اپنی اونٹنی کو پانی پلایا اور پھر خود پانی پیا۔ (مسلم)

کیونکہ نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ اونٹنی بے چاری بھی سفر کی تکلیف اٹھا کر میرے ساتھ یہاں تک پہنچی ہے اس کو بھی پیاس لگی ہے۔

پیارے بچو! آپ بھی جانوروں کے ساتھ ویسا ہی اچھا برتاؤ کریں جیسا کہ ہمارے نبی رحمت ﷺ نے کیا جیسے آپ نے نرمی کا حکم دیا اور برتاؤ کیا ویسے کریں اور اللہ کے نزدیک اچھے انسان کہلائیں۔

☆......☆......☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں سب سے پہلا قتل کیوں ہوا؟

اس دنیا میں جہاں آسمان سے باتیں کرتی عمارتیں ہیں ، سڑکوں پر فراٹے بھرتی گاڑیاں ہیں ، سامان سے بھری ہوئی دکانیں' خوبصورت مسجدیں ہیں، عظیم الشان مدرسے ہیں ، کچے اور پکے گھر ہیں ، اچھلتے کودتے بچے ہیں' ایک زمانہ تھا کہ دنیا میں کوئی چیز بھی نہ تھی ، نہ عمارتیں، نہ مسجدیں ، نہ گھر ، نہ سڑکیں ، نہ گاڑیاں ، نہ مدرسے ، نہ بچے اور نہ ان کی شرارتیں ۔الغرض! اتنی بڑی دنیا خالی ہی پڑی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے آباد کرنے کے لیے دو انسان بھیجے ، ان میں سے ایک مرد (شوہر) دوسری عورت (بیوی) تھی۔ وہ دونوں بہت نیک تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اللہ کی عبادت کرنے والے ہی نیک لوگ ہوتے ہیں۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ کیا انہیں اس ویران اور خالی دنیا میں ڈر نہیں لگتا ہوگا؟

جی ہاں!وہ بالکل نہیں ڈرتے تھے ۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے اور جو اللہ سے ڈرتا ہو اسے کسی چیز کا ڈر نہیں لگتا' یہ دونوں میاں بیوی بہت محنتی تھے۔ ان دونوں کا نام ''آدم اور حوا'' تھا۔

آدم علیہ السلام دنیا میں آنے والے پہلے انسان بھی تھے اور نبی بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا علم دیا تھا جس پر عمل کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ آپ کے بیٹوں میں سے دو بیٹے ''ہابیل اور قابیل'' بہت مشہور ہوئے۔ ہابیل بہت نیک اور محنتی نوجوان تھا۔ ہمیشہ سچ بولتا اور ہر کسی کے کام آتا تھا اور ماں باپ کا فرمانبردار تھا۔ بکریاں چرا کر اپنا اور اپنے والدین کا پیٹ پالتا تھا۔ قابیل اسے دیکھ کر جلتا تھا ''دوسروں کے اچھے کام دیکھ کر جلنے والے اچھے انسان نہیں ہوتے۔'' اور ایسے لوگوں کو'' حاسد'' کہا جاتا ہے۔ حسد کرنے والے کو کبھی سکون نہیں ملتا اور وہ ہر وقت پریشان رہتا ہے' اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دن ہابیل اور قابیل نے صدقہ کیا۔ ہابیل نے اپنی بکریوں میں سے صحت مند، موٹی تازی اور سب سے اچھی بکری خیرات کی۔ قابیل نے اناج میں سے گھٹیا قسم کا اناج خیرات میں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی قربانی قبول کر لی' اس لیے کہ اس کی نیت اچھی تھی اور قابیل کی نیت اچھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھی' اس لیے اللہ تعالیٰ نے قابیل کی قربانی قبول نہ کی۔ جب قابیل نے دیکھا کہ ہابیل کا صدقہ قبول ہو گیا اور میرا صدقہ قبول نہیں ہوا تو وہ اور زیادہ حسد کرنے لگا۔ اس نے ہابیل کو دھمکی دی کہ" میں تجھے قتل کر دوں گا۔" ہابیل نے کہا :"میرے بھائی تم مجھ سے حسد کیوں کرتے ہو ......؟ محنت اور اچھے کام کرو اللہ تمہارا صدقہ بھی قبول فرمائے گا' اگر تم نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں قتل نہیں کروں گا کیونکہ تم مسلمان بھی ہو اور میرے بھائی بھی ، مسلمان کو قتل کرنا بہت بڑا جرم اور کبیرہ گناہ ہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور جو اللہ سے ڈرتا ہو وہ قتل جیسا گناہ نہیں کر سکتا، جو کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔ قابیل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہ دنیا کا پہلا قتل تھا۔ اب قابیل پریشان ہونے لگا کہ اپنے بھائی کی لاش کا کیا کرے' وہ اسی پریشانی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کی نظر ایک کوّے پر پڑی جو اپنے بھائی کو دفنا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کوّے نے زمین میں گڑھا کھودا اور دوسرے کوّے کو اس میں ڈالتے ہوئے اس پر مٹی ڈال دی۔ قابیل یہ دیکھ کر بڑا شرمندہ ہوا کہ پرندہ مجھ سے سمجھدار ہے۔ اسے اپنے بھائی کی لاش کو دفن کرنے کا طریقہ آتا ہے' چنانچہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قابیل نے بھی ایسا ہی کیا اور اپنے بھائی کو دفن کر دیا۔

پیارے دوستو!...... اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ صدقہ خیرات کرنا چاہیے ۔ نیکی کا اعلیٰ مقام اپنی پسندیدہ چیز اللہ کے راستے میں وقف کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور حسد سے بچنا چاہیے کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے اور محنت کرنی چاہیے اللہ محنت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ریگستان کا بادشاہ

آپ کو پتا ہو گا کہ جاندار اشیاء کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے' یعنی "پودے اور جانور" اور اللہ نے قرآن میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ کرکے انسان کو اپنی وحدانیت کا سبق دیا ہے۔

آیئے! ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں کن جانوروں کا تذکرہ ہے اور ان کے کیا فوائد ونقصانات ہیں۔

الابل: یہ عربی زبان کا لفظ ہے اردو میں اس کے معنی "اونٹ اور شتر" ہیں۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید کے پارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام' رکوع نمبر ۱۷' پارہ نمبر ۳۰' الغاشیۃ آیت نمبر ۱۷ میں ہے۔ اونٹ کے لیے عربی میں کئی نام ہیں۔ یہ خاص نام قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے ایک جگہ حلال وحرام کے سلسلے میں کیا' اللہ نے اونٹ کی دو قسمیں پیدا کی ہیں "نر اور مادہ۔" دوسری جگہ قدرت الٰہی وصنعت باری کے سلسلے میں ہے کہ کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے اور یہاں "الابل" کے ساتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تین چیزوں کا ذکر ہے: ''السماء' الجبال' الارض'' چونکہ قرآن مجید کے پہلے مخاطب عرب لوگ ہی تھے' ان کو اللہ تعالیٰ نے کتنے اچھے انداز سے اپنی توحید کی دعوت دی ہے۔ ان کے غور کے لیے یہی تھا کہ یہ اونٹ کس نے اور کیسے پیدا کیے۔ پھر پہاڑوں' ریگزاروں کو کس نے بنایا اور ارض و فلک کس کی تخلیق ہیں؟

اہل عرب کے لیے اونٹ مادی نعمتوں میں سب سے بڑھ کر ہے اور یہ ان کی بہترین سواری اور غذا ہے۔ نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کے ایک بڑے حصے میں یہ ایک مفید جانور کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

یہ ہندوستان کے علاقہ راجھستان اور پاکستان میں سندھ' بلوچستان اور صوبہ شمال ومغرب کے علاقوں مشرقی ترکستان' منگولیا' ایشیائے کوچک' عراق ' شام ' فلسطین' مصر' طرابلس' مراکش بر اعظم ایشیا اور افریقہ کے بیشتر خطوں ' آسٹریلیا' اسپین میں پایا جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق ان کے فوسلز (ہڈیوں کے آثار) شمالی امریکہ سے ملے ہیں۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اونٹ شمالی امریکہ کا ایک مفید جانور ہے اور وہاں سے یہ جنوبی امریکہ سے ہوتا ہوا ایشیا اور یورپ کی سرزمینوں پر پہنچا۔

اونٹ کی پشت کے وسط میں ایک بلند جگہ ہوتی ہے' جسے ''کوہان'' کہتے ہیں۔ اس کی ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے کوہان ایک کے بجائے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوہوتے ہیں۔یہ دوہرے کوہان والے اونٹ بلخی یا ''باختری''نسل کے اونٹ کہلاتے ہیں ۔یہ فرغانہ' بخارا اور چینی ترکستان کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔اور ایک کوہان والے اونٹ عرب نسل کے اونٹ کہلاتے ہیں۔

اونٹ ریگستان کی جھلساتی دھوپ میں چلتے ہوئے جب پیاسا ہوجاتا ہے تو اسے اچھی خاص مقدار میں پانی کی ضرورت پڑتی ہے'ایک لق و دق ریگستان کے طویل اور بے آب وگیاہ وسیع وعریض سفر میں اپنی خوراک بھی اپنے پیٹ میں ذخیرہ کر لینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ سفر کے دوران پتا نہیں کب اسے نخلستان مل پائے اور وہ پیٹ بھر کر غذا حاصل کر پائے۔

اونٹ اپنی غذا کو اپنے کوہان کی شکل میں جسم کے اندر ذخیرہ کر لیتا ہے'اونٹ کا کوہان اس کا معدہ نہیں بلکہ در اصل یہ چربی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔کوہان میں موجود چربی کو اونٹ اس وقت استعمال میں لانے لگتا ہے جب اس کے معدے کی غذا کا ذخیرہ طویل سفر کے دوران ختم ہونے لگتا ہے اور اسے ماحول میں چارہ میسر نہیں آتا۔اس طرح اونٹ کا کوہان پانی کے ٹینک اور چربی کے ذخیرے کے طور پر کام میں آتا ہے۔

لق و دق ریگستان کے وسیع وعریض بنجر علاقوں میں سفر کرتے ہوئے جب اونٹ کو پانی اور غذا کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اپنے کوہان میں جمع چربی کے ذخیرے کو تھوڑی مقدار میں استعمال کرتا جاتا ہے۔جس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے اس کو پانی کی مطلوبہ مقدار کے علاوہ سفر جاری رکھنے کے لیے توانائی بھی فراہم ہو جاتی ہے۔غذا کا یہ ذخیرہ کئی ہفتوں تک اونٹ کو توانائی فراہم کرسکتا ہے جب کہ شدید گرم موسم میں اس کے پانی کا ذخیرہ سات تا دس دنوں تک اونٹ کی پیاس بجھا سکتا ہے۔

اپنے جسم میں ذخیرہ شدہ چربی کی مقدار کو یہ استعمال کر لیتا ہے تو اس کا وزن خاصہ کم ہو جاتا ہے' یعنی بعض حالتوں میں اس کا وزن ایک چوتھائی' یعنی 25 فیصد تک گھٹ جاتا ہے لیکن جیسے ہی اسے غذا کھانے کو ملتی ہے یہ پھر سے اپنا وزن واپس حاصل کر لیتا ہے۔

اس کے پیروں کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ جو اسے دھنسنے سے بچاتے ہیں۔ ان قدرتی اسباب کی بنا پر اونٹ ایک نعمت بے بہار ہے جو ریتلے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اور وہاں بہت سستا بھی مل جاتا ہے۔یہ دراز قد ہوتا ہے' اس کا سر اس کے جسم کی مناسبت سے بہت چھوٹا ہوتا ہے' البتہ اس کی گردن اور ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ مزاج کے لحاظ سے بڑا حلیم و شائستہ جانور ہے۔اس کی قوت برداشت کے متعلق عظیم مسلمان سالار ناصر یوسف صلاح الدین ایوبی نے کہا تھا کہ مجھے ''بیت المقدس کو فتح کرنے کے لیے ایسے نوجوان چاہئیں جن کی قوت برداشت اونٹ جیسی ہو۔''

پیارے بچو! جب اونٹ کو غصہ آجائے تو بھڑک اٹھتا ہے اور پھر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خطرناک بھی ہو جاتا ہے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کے دادا نے سو اونٹ قربان کیے اور دیت کی رسم میں آج تک یہی چلا آرہا ہے۔ نبی ﷺ کو جب مکہ مکرمہ سے نکالا گیا تو آپ کو پکڑنے والے یا قتل کرنے والے کے لیے سو اونٹوں کا انعام رکھا گیا۔ یہ کیسا عجیب اتفاق ہے۔

عربی اونٹ ایک ایسا شریف طبع جانور ہے کہ ان کے غول جب پانی پینے کے لیے کسی تالاب پر آتے ہیں تو بڑے ہی نظم و ضبط کے ساتھ پانی پیتے ہیں۔ یہ منظر دیکھنے کے لائق ہوتا ہے' یہ بہت ہی صابر و شاکر طبیعت کا جانور ہوتا ہے لیکن اونٹ یادداشت کا بھی بڑا پکا ہے اگر اس پر اس کا مالک کبھی ظلم کرے اور اسے ناجائز تکلیف پہنچائے تو وہ اسے دل میں رکھ لیتا ہے اور پھر موقع ملتے ہی اپنا انتقام لے لیتا ہے' اور اکثر اوقات تو مالک کو جان سے مار ڈالتا ہے' اس لیے اگر آپ کو اونٹ پالنے کا شوق ہو تو یہ بات کبھی نہ بھولیے۔

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ننھی چڑیا کی بے قراری

مقدس قافلہ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گھوڑے اور اونٹ تھک چکے تھے۔ مقدس مسافروں پر بھی تھکن کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے۔ قافلے کے سوار بہت نیک اور پیارے انسان تھے۔ وہ سفر میں سواریوں پر بیٹھ کر خاموش رہنے یا آپس میں فضول اور بے مقصد گفتگو کرنے کی بجائے اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ اس قافلے کا سالار بہت خوبصورت' باوقار اور نرم دل انسان تھا۔ اس نے جب اپنے ہم سفروں پر تھکاوٹ اور سستی کے آثار دیکھے تو قافلے کو پڑاؤ کا حکم دے دیا۔ محبوب سالار اور مشفق راہنما کا حکم سنتے ہی سب نے سواریوں کی لگامیں کھینچ لیں اور ایک محفوظ وہموار جگہ پر پڑاؤ ڈال دیا۔

قافلہ والوں کا سامان ایک طرف رکھا جانے لگا۔ سامان کا ڈھیر لگ گیا۔ سواریوں کو چارا ڈالا گیا اور آرام کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ تمام مسافر پڑاؤ کی جگہ آپس میں پیار ومحبت بھری باتوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ کیا نماز کا وقت ہونے والا ہے' تھوڑی دیر بعد ہم نماز ادا کریں گے۔ اسی اثناء میں قافلے کا سالار اپنی کسی ضرورت کے تحت ایک طرف کو یہ کہتے ہوئے چل دیا کہ میں ابھی واپس آ جاؤں گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیارے اورلاڈلے ننھے منے بچو!......کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ مسافر اوراس قافلہ کا سالار اور راہبر کون تھا......؟ یہ بہت عظیم انسان تھا کہ جس ہستی کا ذکر ہمارے پیارے رب کریم نے قرآن مجید میں کیا ہے......جس کے ساتھیوں کے متعلق اللہ کریم نے اپنی آخری آسمانی کتاب' قرآن میں فرمادیا کہ میں دنیا میں ہی ان سے راضی ہوگیا ہوں اور ان کے جنتی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس قافلہ کے سالار کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس عظیم انسان کو دنیا میں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا...... اب پتہ چلا کہ یہ مقدس مسافر کون تھے......؟؟ہاں! تو آپ صحیح سمجھے! بالکل درست کہا آپ نے......یہ مقدس مسافر ہمارے پیارے رسول سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ یہ تو ان پاکباز انسانوں کا تعارف تھا۔ تو آیئے! اب کہانی کی طرف دوبارہ آتے ہیں:

قافلے کا سالار یعنی ہمارے پیارے نبی ﷺ کسی ضرورت کے تحت قافلہ کے پڑاؤ سے تھوڑی دور چلے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی باتوں اور کاموں میں مصروف ہوگئے۔ اسی دوران اچانک صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک چڑیا کو دیکھا۔ یہ معصوم سی چڑیا تھی۔ یہ تتلی کی طرح اڑتی ہوئی ادھر آ نکلی تھی۔ پیارے بچو!......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے گھونسلے تک جا پہنچے۔ گھونسلے میں اس کے کمزور سے دو ننھے منے معصوم بچے سہمے سہمے' ڈرے ڈرے اور خوفزدہ سے ماں کے منتظر بیٹھے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ نظارہ دیکھا تو بہت حیران اور خوش ہوئے۔ اچانک ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس چڑیا کے دونوں بچوں کو اٹھالیا۔ بچے ہاتھوں میں آتے ہی سہم گئے۔ وہ خوفزدہ ہوکر دبک کر بیٹھ گئے۔ بہت کمزور تھے...... چھوٹے چھوٹے پاؤں...... ننھی ننھی سی چونچیں...... کمزور سے پر تھے ان کے...... وہ زور لگا کر یا چونچ مار کر آزاد ہونا بھی چاہیں تو نہیں ہوسکتے تھے۔ اس لیے کہ وہ انسان کے مضبوط وتوانا قوت والے ہاتھ کی گرفت میں تھے۔ یہ ہاتھ اتنے طاقتور تھے کہ ان میں پکڑی تلوار جب کافروں پر عذابِ الٰہی بن کر برستی تو ان کی گردن جسم سے علیحدہ کردیتی۔ یہ ننھی چڑیا کے ننھے منے بچے ان ہاتھوں کو نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتے تھے اور نہ ہی آزاد ہوکر کھلی فضا میں اڑ سکتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی معصومیت دیکھ کر ان کو پیار کر رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی ننھی ننھی زبانوں سے نکلنے والی آوازیں...... چوں...... چوں...... چوں...... سن کر بہت محظوظ ہو رہے تھے۔ خوشی سے ان کو دیکھتے ہوئے اپنی آراء اور تبصرے کر رہے تھے۔

پیارے بچو...... پھر پتہ چلا کیا ہوا؟...... ہاں تو جب ان کی ماں نے یعنی ننھی چڑیا نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے بچوں کو گھونسلے سے اٹھالیا ہے تو اسے ایسے لگا جیسے اس کا دل دھڑکنا چھوڑتا جارہا ہو...... اس کی سانسیں پھول گئیں...... جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگی...... اسے اپنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں کے آگے اندھیرا محسوس ہونے لگا...... اسے صحیح طرح سے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا......اس کا ننھا سا دل دھک دھڑک رہا تھا......جسم بے جان ہوتا جارہا تھا......اڑنے کی طاقت ختم ہوتی جارہی تھی......آنکھیں نمناک تھیں......دل غمگین تھا...... وہ دل ہی دل میں رو رہی تھیں......چیخیں مار رہی تھی...... اور زبان حال سے کہہ رہی تھی: ہائے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اب کیا کروں؟...... ہائے میرے بچوں کو کون چھڑائے گا......میرے بچوں کو کون آزادی دلوائے گا؟......کون گھونسلے تک واپس پہنچائے گا؟......وہ بہت نازک ہیں......ابھی چند دن پہلے ہی دنیا میں آئے ہیں......ابھی چند دن ہی توان کی عمر ہے...... اگر ان کی جان چلی گئی......اگر کہیں وہ زخمی ہوگئے......اگران کا سانس رک گیا......وہ ہاتھوں میں دب کر یا سانس گھٹ کر مرگئے تو......میرا کیا بنے گا!!؟......یقیناً میں بھی جیتے جی مرجاؤں گی۔ ہائے!کوئی آئے اور میرے بچوں کو بچائے۔ وہ اللہ کے دربار میں فریاد کررہی تھی کہ الٰہی میرے بچوں کی حفاظت فرمانا۔ننھی چڑیا کی بے قراری دیکھی نہیں جارہی تھی۔ وہ بے قراری کے عالم میں دیوانہ وار اِدھراُدھر اڑرہی تھی...... اورفضا میں محوپرواز تھی۔ وہ نہایت سرعت اورتیز رفتاری سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سروں کے اوپر منڈلا رہی تھی۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں پکڑے اپنے بچوں کو بھی دیکھ رہی تھی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پیار سے ننھے معصوم بچوں کو اپنی جھولی میں ڈال لیا۔ یہ دیکھ کر چڑیا تڑپ اٹھی، بے قراری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے عالم میں اڑتی ہوئی آئی اور اس کے سر پر بیٹھ گئی۔لیکن کیا کر سکتی تھی!!؟ کیونکہ تھی تو وہ ایک کمزور سی ننھی سی چڑیا۔

اسے لگ رہا تھا کہ اس کا ننھا سا حساس دل اپنے بچوں کی جدائی کے غم میں دھڑکنا بند کر دے گا......اور ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔ اس کی سانسیں رک جائیں گی اور وہ مر جائے گی......لیکن اس کے بچوں کا کیا بنے گا!!؟ یہی فکر اسے کھائے جا رہی تھی۔

یہ ایک ماں کی تڑپ تھی' اپنے بچوں کے لیے' جو دنیا کی ہر ماں کے دل میں ہمہ وقت موجود رہتی ہے۔ وہ ماں خواہ حیوانوں کی ہو یا انسانوں و پرندوں کی......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا دیوانہ وار اپنے سروں پہ منڈلانا دیکھ رہے تھے...... اور اس کے بچوں سے پیار کر کے' لاڈ کر کے' ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے مختلف آوازیں نکال کر خوش اور محظوظ ہو رہے تھے...... لطف اندوز ہو رہے تھے......ننھی چڑیا کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ کہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے بچوں کو نقصان نہ پہنچا دیں......اسے نہیں پتہ تھا کہ یہ نرم دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نرم دل اور پیار کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم تو اس کے بچوں سے پیار کر رہے تھے جبکہ وہ پریشان ہو رہی تھی کہ کہیں ان کو کچھ ہو نہ جائے۔

پیارے بچو!......پھر پتا ہے کیا ہوا؟......ہم آپ کو بتاتے ہیں......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اس مشغلہ میں مصروف تھے کہ اچانک ہمارے پیارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ وہاں آ گئے۔ انہوں نے بے قرار ننھی چڑیا کو فضا میں' صحابہ رضی اللہ عنہم کے سروں پر' پریشانی کے عالم میں' منڈلاتے دیکھا تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی وجہ پوچھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ ہم نے اس کے دو بچوں کو پکڑ رکھا ہے' یہ اسی لیے بے قرار پرواز کر رہی ہے۔ رسول رحمت ﷺ کا یہ سننا تھا کہ ننھی چڑیا کے حق میں غم اور تکلیف سے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ ﷺ غمناک و پریشان ہو گئے' بے قرار ہو گئے۔ آپ ﷺ سے ننھی چڑیا کی بے قراری اور غم دیکھا نہ گیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غصے کے عالم میں پوچھا: اس چڑیا کے بچے پکڑ کر اس چڑیا کو اللہ تعالیٰ کی ننھی مخلوق کو کس نے دکھ پہنچایا ہے......؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ فلاں صحابی نے اس کے بچوں کو گھونسلے سے اٹھایا ہے' اب ان سے لاڈ پیار کر رہا ہے اور کھیل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے بچے فوراً چھوڑ دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی وقت حکم کی تعمیل کی اور بچوں کو گھونسلے میں پہنچا دیا۔

اب وہ ننھی چڑیا اور اس کے ننھے منے بچے رسول اللہ ﷺ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی خوشی سے بھری چمکتی دمکتی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں' کہ آپ ﷺ انسانوں کے ساتھ ساتھ پرندوں کے لیے بھی نبی رحمت ہیں۔ آپ ﷺ ہم جیسے چھوٹے چھوٹے پرندوں اور جانداروں کا بھی اتنا خیال رکھتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں...... ہم سے اس قدر محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اے آخری رسول ﷺ...... اے رحمتوں اور شفقتوں بھرے دل والے رسول ﷺ!...... تیرا شکریہ...... شکریہ...... شکریہ......

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی خوشی کو دیکھ رہے تھے۔ پھر صحابہؓ نے حکم ملتے ہی پڑاؤ اٹھایا اور چڑیا کے اپنے سفر (گھونسلہ) کی طرف روانہ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

پیارے مجاہد بچو!...... دیکھا آپ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ چڑیا کے بچوں کو گھونسلے سے اٹھانے پر کتنے ناراض ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے سختی سے منع کردیا۔ ہمیں چاہیے کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے جاندار کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں اور نہ اس کو اپنی قید میں بند رکھیں۔

ذرا سوچیں!...... اگر کوئی آپ کو زبردستی اٹھا کرلے جائے یا تکلیف پہنچائے تو آپ کی پیاری امی جان کا کس طرح برا حال ہوگا!!؟؟ یہی حال ہر جاندار کی ماں کا ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے رسول ﷺ کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ننھے جانوروں سے شفقت اور پیار کرنا چاہیے‘ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانی چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ پھر اس کا رسول خوش ہوتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خندق کے کنارے خطرناک جنگ

کافروں کا لشکر دس ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھا۔ان میں سینکڑوں گھڑ سوار اوراونٹ سوار شامل تھے۔عرب کے لوگوں نے آج تک اتنا بڑا لشکر نہیں دیکھا تھا...... یہ لشکر مدینے پر حملہ کرنے جا رہا تھا۔

اس لشکر کی سرداری ابوسفیان کے سپرد تھی اور ہر کافر یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ مٹھی بھر مسلمان ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور آج ہم اسلام کو ہمیشہ کے لیے عرب کی ریت میں دفن کردیں گے۔کئی کافر یہ سوچ رہے تھے کہ مسلمان ایسا عظیم الشان لشکر دیکھ کر مدینے سے بھاگ جائیں گے۔ دیکھا جائے تو یہ مقابلہ بھی نہ بنتا تھا ادھر دس ہزار کا لشکر ہر قسم کے ساز و سامان سے لیس اورادھر تین ہزار مسلمان اور ان میں سے بھی زیادہ تر مناسب ہتھیاروں سے محروم......!!

رسول اللہ ﷺ جب ہمارے ساتھ ہے اپنے دل سے ہر قسم کے خوف کو نکال دو۔اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ تم دس ہزار پر فتح پاؤ گے۔ ہر طرف اللہ اکبر کے نعرے گونجنے لگے‘ مسلمانوں کے پاس ایمان کی طاقت تھی۔ وہ اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ سے ڈرنے والے کبھی کسی سے نہیں ڈرتے۔ اس موقع پر ایک صحابی سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا خندق کھودی جائے تاکہ دشمن مدینے میں داخل نہ ہو سکے۔ پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مشورہ پسند آیا، چنانچہ خندق کھودی جانے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب کے ساتھ مل کر خندق کھود رہے تھے۔ کدالوں اور بیلچوں نے زمین کا سینہ چیرنا شروع کر دیا۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان تھی کہ ٹوٹنے کا نام نہ لیتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اللہ کا نام لے کر کدال سے ایسی ضرب لگائی کہ چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ ادھر کھدائی کا کام بڑی تیزی سے جاری تھا اور ادھر کفار کا لشکر مدینے کے نزدیک آتا جا رہا تھا لشکر کفار مدینے کے پاس پہنچ گیا مگر یہ کیا......؟ لشکر آگے بڑھنے سے رک گیا تھا لشکر کا سردار ابو سفیان جو پیچھے تھا گھوڑا دوڑاتا آگے آنے لگا، وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ رک کیوں گئے ہوا ے بہادرو......! آگے بڑھو اور مسلمانوں کا صفایا کر دو...... وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے آ گیا اور پھر اسے بھی رکنا پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں...... لشکر کے آگے نہ بڑھنے کی وجہ اسے نظر آ گئی...... اس کے سامنے خندق تھی...... گہری اور چوڑی خندق جسے پھلانگنا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے کے بس کی بات نہ تھی۔

لات ومنات کی قسم! میں نے اس سے پہلے یہ چیز نہیں دیکھی'

ابوسفیان بولا:

تم ٹھیک کہتے ہو سردار...... اس سرزمین پر کسی نے بھی اس سے پہلے خندق نہیں کھودی...... ایک اور سردار نے کہا اب کیا کیا جائے۔ یہ سوال تھا جو تقریباً ہر کافر کے ذہن میں اٹھ رہا تھا وہ تو ایک ہلے میں مسلمانوں کو کچل دینے کی سکیم بنائے ہوئے تھے اور یہاں لمبی چوڑی خندق ان کا منہ چڑا رہی تھی کہ ہمت ہے تو آؤ مجھے پھلانگو اور مسلمانوں سے مقابلہ کرو۔ آخر فیصلہ یہ کیا گیا کہ مدینے کا محاصرہ کر لیا جائے۔ مسلمان خود ہی بھوک سے تنگ آ کر مقابلے پر آ جائیں گے' چنانچہ مدینے کا محاصرہ کر لیا گیا یہ محاصرہ 22 دن تک جاری رہا۔ مدینے میں خوراک کا ذخیرہ کم تھا مگر مسلمانوں کے پاس جذبۂ ایمانی کی کمی نہ تھی، انہیں اللہ پر بھروسا تھا وہ پیٹ پر پتھر باندھ کر بھوکے پیاسے اللہ کی راہ میں جان دینے کا عزم کئے ہوئے تھے' خود رسول اللہ ﷺ کے پیٹ مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

کافروں کے لشکر کا برا حال تھا۔ وہ تو مسلمانوں کو جھٹ پٹ تباہ و برباد کر دینے اور شہر مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا ارادہ لے کر آئے تھے مگر کرنا پڑ گیا تھا محاصرہ...... ان کے پاس بھی خوراک اتنی زیادہ نہ تھی کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آرام سے بیٹھے رہتے۔کافروں کے سردار ابوسفیان نے پریشان ہو کر اپنے کمانڈروں سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے؟

محاصرہ ختم کر کے واپس جانے میں بڑی ذلت تھی' اس لیے ایک کمانڈر نے کہا: میں نے خندق کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھا ہے ایک جگہ سے خندق ذرا تنگ ہے اور زیادہ گہری بھی نہیں ہے وہاں سے ہمارے گھڑسوار خندق پار کر سکتے ہیں۔

ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اکڑ کر کہا تو پہلے میں اور میرے سوار خندق پھلانگ کر مسلمانوں کو للکاریں گے۔

وہ جگہ جہاں سے خندق ذرا کم چوڑی اور گہری تھی کچھ اوٹ میں تھی کہ قریب آنے پر ہی نظر آتی تھی۔عکرمہ نے سات گھڑسوار اپنے ہمراہ لیے اور اس جگہ کی طرف چل دیا عکرمہ کے ہمراہ ابن عبدود بھی تھا جو قریش میں دیو کے نام سے مشہور تھا کہ اس کا نہ صرف قد کاٹھ عام آدمیوں سے بڑا تھا بلکہ یہ بڑا طاقتور بھی تھا۔عکرمہ گھوڑے کو دور سے دوڑاتا لایا اور خندق کے کنارے آ کر گھوڑے نے جمپ لگائی اور ہوا میں اڑتا ہوا خندق کے پار آ گیا' عکرمہ کے باقی ساتھی بھی خندق پھلانگ آئے' اس پر کافروں کے لشکر نے نعرے لگانے شروع کر دیے۔نعرے سن کر مسلمان پہرے دار دوڑاتے ہوئے ادھر آئے تو عکرمہ نے کہا: فی الحال کوئی اور گھوڑا خندق پار کر کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے گا جاؤ تم میں سے جو سب سے زیادہ بہادر ہے اسے میرے سامنے لاؤ' وہ میرے آدمی کا مقابلہ کرے گا۔ اگر اس نے میرے آدمی عمرو کو گرا لیا تو ہم سب کو قتل کر دینا۔

رسول اللہ ﷺ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ وہاں آ گئے جہاں عکرمہ اور اس کے ساتھیوں نے خندق پار کی تھی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آئے تھے۔ دیو کی طرح لمبے تڑنگے عمرو بن عبدود نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا اور گرجا "کون ہے جو میرا مقابلے میں آئے؟...... میں وہ ہوں جو پانچ سو گھڑ سواروں کو اکیلا شکست دے سکتا ہوں' میں وہ ہوں جسے آج تک کوئی نہیں گرا سکا اور نہ گرا سکے گا" سیدنا علی رضی اللہ عنہ شیرِ خدا آگے بڑھے...... آپ کے ہاتھ میں نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی تلوار تھی۔ آپ عمرو بن عبدود کے سامنے آ کھڑے ہوئے عمرو نے آنکھیں سکیڑ کر غور سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور بولا: اے ابو طالب کے بیٹے! تمہارا باپ میرا دوست تھا' کیا آج مجھے اپنے دوست کے بیٹے کو قتل کرنا پڑے گا؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ شیر کی طرح دھاڑے: "اے عمرو! دوستی ختم ہو چکی ہے' میں تمہیں ایک بار دعوت دوں گا کہ اسلام قبول کر لو۔" عمرو بن عبدود گھوڑے سے اترا اور کہنے لگا: میں نے ایک بار یہ دعوت سن لی ہے اب دوبارہ سنوں گا بھی نہیں۔ عمرو تلوار سونت کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آ گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے پہلا وار بڑی تیزی اور طاقت سے کیا' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وار روکا...... عمرو غصے میں آ گیا اور لگا پے در پے وار کرنے...... مگر اس کے سامنے شیرِ خدا تھے، جو اس جیسے کئی مغروروں کا غرور خاک میں ملا چکے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابھی تک ایک بھی وار نہیں کیا تھا۔ قریش کے لشکری نعرے مار کر جوشیلے شعر پڑھ کر عمرو کو جوش دلا رہے تھے مگر پھر ان کے نعرے رک گئے۔ کیونکہ ان کا ساتھی اب ہانپنے لگا تھا' وہ تھک چکا تھا' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو اپنی تلوار پھینک کر بجلی کی طرح عمرو پر جھپٹے اور اس کی گردن دونوں ہاتھوں میں دبوچ لی اور ٹانگ لگا کر اسے پیٹھ کے بل گرا دیا۔ عمرو نے اپنی گردن چھڑانے کے لیے پورا زور لگایا مگر نہ چھڑا سکا...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کمر سے بندھا خنجر نکالا اور عمرو کی شہ رگ پر رکھ دیا اور بولے:

"اب بھی وقت ہے...... میں تمہاری جان بخشی کر دوں گا۔" عمرو بن عبدود نے جواب میں جو حرکت کی وہ بڑی گھٹیا حرکت تھی اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے منہ پر تھوک دیا...... سب لوگ عمرو کی اس حرکت کو دیکھ کر حیران رہ گئے' مگر اس وقت مارے حیرت کے ان کی چیخیں نکل گئیں جب انہوں نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ عمرو کے سینے سے اٹھ گئے اور اپنا خنجر کمر بند سے دوبارہ لگا لیا ہے۔ سب کا یہ خیال تھا کہ عمرو کے تھوکنے کے بعد سیدنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ غصے میں آ کر عمرو کی شہ رگ کاٹ دیں گے...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ بولے:

''عمرو میں نے اللہ کے لیے تیرے ساتھ لڑائی کی تھی اور تو نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اب اگر میں تجھے قتل کرتا تو لوگ کہتے کہ میں نے تجھے ذاتی دشمنی اور غصے میں مارا ہے' جا چلا جا یہاں سے' مسلمان صرف اللہ کی خاطر لڑتے ہیں۔''

عمرو بن عبدود جس نے آج تک شکست نہ کھائی تھی...... آج اپنے دس ہزار کے لشکر کے سامنے ہار گیا تھا' اس سے اپنی یہ ذلت برداشت نہ ہو سکی۔ اس نے ایک اور گھٹیا حرکت کی' تلوار اٹھا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر جھپٹ پڑا...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس اوچھے وار کے لیے تیار نہ تھے' مگر انہوں نے یہ وار ڈھال پر روکا اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تلوار بجلی کی طرح لہرائی اور عمرو بن عبدود کی گردن کاٹتی چلی گئی۔

عمرو بن عبدود گر پڑا اور تڑپنے لگا' مسلمان اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور کافروں کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔ ان کا سردار جو ناقابلِ شکست سمجھا جاتا تھا' جو اپنی طاقت پر بہت غرور کرتا تھا' آج خاک میں پڑا تڑپ رہا تھا۔ عکرمہ اور اس کے ساتھیوں نے یہ منظر دیکھا تو گھوڑے موڑ لیے اور خندق پھلانگ کر واپس چلے گئے' ان میں ایک بھاگتے ہوئے خندق میں گر پڑا جسے مسلمانوں نے تیر مار کر ہلاک کر دیا۔ کافروں کی سمجھ میں نہیں آ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رہا تھا کہ اب کریں تو کیا کریں' واپس جانے میں بڑی ذلت تھی اور آگے جانے کا راستہ نہ تھا۔

پھر ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے کافروں کی رہی سہی ہمت ختم بھی ختم کر دی۔ ہوا یوں کہ زبردست آندھی آ گئی۔ یہ آندھی اس قدر تیز تھی کہ کافروں کے خیمے اڑا لے گئی۔ ان کے اونٹ اور گھوڑے خوفزدہ ہو کر رسیاں تڑا کر بھاگنے لگے۔ ابوسفیان نے یہ حال دیکھا تو گھبرا کر واپس مکے کی طرف چل دیا۔ دس ہزار کا وہ لشکر جو مکہ سے یہ خواب لے کر چلا تھا کہ مٹھی بھر مسلمانوں کو کچل دے گا، پسپا ہو کر جا رہا تھا۔ اللہ نے اپنے قلیل بندوں کو فتح و کامرانی سے سرفراز کیا تھا۔

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پر یقین کا صلہ!

''یوکبد'' آج بہت پریشانی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ وہ بار بار نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتی اور پھر سے ٹہلنا شروع کر دیتی۔ اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔ اس نے آس پاس دیکھا تو ادھر کوئی بھی نہ تھا۔ اس نے غور سے سنا تو آواز اور واضح ہو گئی' اس نے سنا کوئی کہہ رہا تھا: ''اے یوکبد! پریشان مت ہو اس بچے کو ایک لکڑی کے صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دے' ہم اس کی حفاظت کریں گے اور تمہاری طرف ضرور لوٹائیں گے۔'' یوکبد کا چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔

پیارے بچو! اس دور میں مصر پر ایک ظالم بادشاہ فرعون حکومت کرتا تھا' وہ اپنی رعایا پر بہت ظلم کرتا تھا۔ اس نے یہ قانون نافذ کر رکھا تھا کہ آئندہ جس کے ہاں بھی کوئی بیٹا پیدا ہوگا، وہ اسے قتل کروا دے گا۔ یوکبد اللہ کی نیک بندی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ تھی۔ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ پریشان ہو گئی کہ کہیں فرعون کو یہ بات معلوم نہ ہو جائے اگر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسے یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دے گا۔ اور وہ آواز جس نے یوکبد کی پریشانی ختم کر دی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تھی۔ چنانچہ یوکبد نے ایک صندوق بنایا اوراس میں اپنے بیٹے کو لٹا دیا۔ اس نے اپنی بیٹی کو واحد راز دان بنایا اوراسے کہا کہ یہ صندوق دریا میں بہا آؤ اس نے ایسا ہی کیا اوردیر تک کھڑی صندوق کو دیکھتی رہی۔ دوسری طرف یوکبد گھر میں بہت پریشان تھی اس کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے مگر پھراسے اللہ کا وعدہ یاد آ جاتا اور وہ مطمئن ہوجاتی۔ آخر یوکبد کی پریشانی ختم ہوئی اس کی بیٹی جب دروازے سے گھر میں داخل ہوئی تواس نے یوکبد سے کہا کہ صندوق شاہی محل کی طرف گیا ہے۔ یوکبد یہ سن کر تڑپ اٹھی اور کہنے لگی کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے بچے کو میری طرف لوٹائے گا۔ پھر یہ کیا ہوا؟ موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے اپنی والدہ کوتسلی دی اورکہا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ یوکبد نے کہا: وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا کہ جب میں نے دیکھا کہ صندوق محل کے اندر چلا گیا تو میں محل کے اندر گئی مجھے ایک کنیز نے بتایا کہ جتنا بادشاہ ظالم ہے ملکہ اتنی ہی رحم دل ہے ملکہ نے آج محل کی چھت سے ایک صندوق کو تیرتے ہوئے دیکھا ملکہ نے سپاہیوں کے ذریعے اسے منگوا کر کھولا تو ایک بہت ہی پیارا بچہ لیٹا ہوا تھا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس بچے کو گود لے گی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ بچہ جب سے آیا ہے رو رہا ہے اور کسی دائی کا دودھ نہیں لیتا' میں اسے کہہ کر آئی ہوں کہ میں ایک ایسی عورت لاؤں گی جو اس کو دودھ پلا سکے گی' اس لیے اب تم میرے ساتھ محل چلو۔ جب وہ دونوں محل میں پہنچیں تو تمام کنیزیں اور دائیاں کھڑی تھیں اور ظالم مشرک فرعون کی بیوی اور جنتی عورتوں کی سردار سیدہ آسیہ مستقبل کے موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھیں ۔ یوکبد نے جب یہ دیکھا تو بھاگ کر آسیہ سے بچہ لے کر اسے دودھ پلانے لگی سب حیران ہو کر دیکھنے لگیں کہ بچہ چپ چاپ خاموشی سے یوکبد سے چمٹا ہوا دودھ پی رہا ہے۔ یوکبد نے اس کے فوراً بعد اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

(قصص الانبیاء از امام ابن کثیر)

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کی تلاش

دو گھڑ سواروں کا دستہ تھا۔ گھوڑے دوڑنے کے بجائے ہلکی چال چل رہے تھے' گھڑ سوار آپس میں باتیں کر رہے تھے' ان کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کسی شکار کی تلاش میں ہیں' اچانک ان کی ایک ساتھی نے گھوڑے کی باگ کھینچی اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا کیوں بھئی! کیا ہوا رک کیوں گئے؟ ساتھیوں نے پوچھا۔

وہ دیکھو شکار! سب نے ادھر دیکھا جس طرف اس نے اشارہ کیا تھا یہ ایک چھوٹی سی خیمہ بستی تھی ایک خیمے کے باہر ایک چھوٹا بچہ جس کی عمر آٹھ نو سال ہو گی کھڑا تھا۔ ایک کہنے لگا: بھائی یہ بھی خوب رہی ڈاکے سے تو تم ناکام آئے ہو اب اس بچے پر ہاتھ صاف کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' توجہ دلانے والے نے غراتے ہوئے بے رحم لہجے میں کہا: تمہارے سر کی قسم! یہ بڑا اچھا شکار ہے ایک دو برس کے بعد بڑی اچھی قیمت دے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہاری ماں خوشی منائے یہ بالکل ٹھیک کہتا ہے' یہ شکار بڑے کام کا ہے اس کے کسی وارث کے آنے سے پہلے اس کو اچک لیتے ہیں کہنے والے نے کہا اور پھر اس نے ساتھیوں کو جھاڑیوں کی اوٹ میں ہونے کے لیے کہا خود وہ اکیلا ہی خیمے کی طرف گھوڑا بڑھانے لگا' اس نے بڑی احتیاط سے گھوڑے کو خیمے کے پاس کھڑا کیا۔ نیچے اترا اور کسی چیل کی طرح بچے پر جھپٹا اور اسے ایک ہی ہاتھ سے اچھالا بچے کو گھوڑے کی زین پر پٹخ کر ایک ہاتھ اس کے اوپر رکھا تا کہ وہ گرنے نہ پائے اور پھر کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر خود بھی بڑی مہارت سے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا گھوڑا سرپٹ بھاگنے لگا اس کے ساتھی خوشی سے اس کے ساتھ ہو لیے معصوم بچے کی چیخ و پکار گھوڑے کی ٹاپوں اور غارت گروں کے قہقہوں اور نعروں میں دب گئی خیمے کے اندر بچے کی ماں اور اس کی نانی باتوں میں مصروف تھیں ماں کو پتا ہی نہ چلا کہ بچہ کب کھیلنے کے لیے باہر نکلا وہ تو گھوڑوں کے بھاگنے کی آوازیں سن کر سہم گئی تھی مگر جب اس کو بچے کا خیال آیا تو اس وقت بہت دیر ہو چکی تھی وہ روتی پیٹتی باہر نکلی تو دیکھنے والے چند ایک لوگوں نے بتایا کہ گزرنے والے تو ڈاکو تھے اور وہ بچے کو اٹھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر چلتے بنے ہیں۔

ماں پر تو غشی کے دورے پڑنے لگے اغوا ہونے والا بچہ اس کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ اپنے باپ کا تو بہت ہی پیارا تھا۔ باپ کو بچے کے بغیر چین ہی نہیں آتا تھا' وہ تو بڑی ضد کر کے اپنی والدہ کی بستی میں آئی تھی تا کہ وہ اپنے گھر والوں کو مل لے لیکن اسے کیا خبر تھی یہاں یہ المناک حادثہ ہو جائے گا۔ بے چاری سوچنے لگی معلوم نہیں کہ اب بیٹے کا باپ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ بے چاری کے آنسو تھے کہ رکنے ہی کو نہیں آرہے تھے۔ آخر باپ شرجیل کو خبر ہوئی تو اپنے سر میں خاک ڈالنے لگا اس کے غم کا تو کوئی انداز ہی نہیں کر سکتا تھا مرد ہو کر وہ بیٹے کی جدائی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

شرجیل کو اچھی طرح علم تھا کہ یہ ڈاکو اس کے لخت جگر کو کہیں دور دراز علاقے میں بیچ دیں گے اور یوں لاڈ پیار سے پلنے والا ساری زندگی نہ جانے کس حال میں رہے گا۔

باپ نے چاروں طرف گھوڑے دوڑا دیے قریب کے تمام علاقوں میں پیغام بھجوا دیے منادی کروائی' پورا خاندان اس کام میں جت گیا۔ ڈاکو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ انہوں نے کسی اونچے خاندان کا چشم و چراغ اٹھایا ہے اس لیے انہوں نے بچے کو باہر ہی نہ نکالا ۔ بچے کی تلاش میں کئی برس گزر گئے مگر بچے کے باپ شرجیل نے بھی ہار نہ مانی اس کا دل کہتا تھا کہ بیٹا ضرور ملے گا شرجیل ایک دن گھر میں اپنے بیٹے کی یاد میں غمگین بیٹھا تھا کہ اس کے رشتے داروں میں کچھ لوگ اسے ملنے کے لیے آئے یہ لوگ اس سال حج کر کے آئے تھے انہوں نے کہا: شرجیل خوش ہو جاؤ ہم تمہارے بیٹے سے مل کر آرہے ہیں ! کہاں ہے میرے دل کا ٹکڑا، مجھے پوری بات سناؤ ! شرجیل اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے بولا تو رشتہ داروں نے بتایا: اے ہمارے چچا کے بیٹے !ہم اس سال حج کرنے گئے تھے وہاں ہم نے ایک تیرہ چودہ سال کے لڑکے کو دیکھا ہمیں تو تمہارا کھویا ہوا لعل ہی لگا' ہم نے اس سے پوچھا کہ تم یہاں اکیلے کیوں ہو؟ اس نے بتایا کہ کچھ برس قبل مجھے ڈاکوؤں نے اٹھا لیا تھا' پھر مجھے مکہ میں رہنے والے ایک قبیلے کے ہاتھوں بیچ دیا اور اب میں ایک شریف اور اونچے خاندان کا غلام ہوں ! کیا تم نے اسے اس کے باپ کی حالت نہ بتائی؟ یہ نہ کہا کہ آنسو بہا بہا کر میری آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا ہے' کیوں نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

!عزیز چچا کے بیٹے ہم نے تمہارا سارا حال اس کو بیان کیا اور اس نے کہا کہ میرے والد کو تسلی دینا اور کہنا حوصلہ رکھے غم نہ کرے میں یہاں پر بہت آرام سے اور سکون سے ہوں۔

ہائے میری قسمت! پتا نہیں بیچارہ کس حال میں ہوگا؟ میرا دل بہلانے کو کہہ دیا ہوگا کہ اچھا ہوں ارے دوستو! کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ میرا ہی بیٹا ہے؟ ہاں ہاں! معاملے میں تو ہمیں ذرا بھی شک نہیں' اس نے اپنا اور تمہارا بالکل ٹھیک بتایا تھا اسے یاد ہے کہ اسے خیمے کے باہر سے ڈاکوؤں نے اٹھایا تھا۔ شرجیل اپنے بھائی کعب سے کہنے لگا: اے میری ماں جائے! چلو ابھی اور اسی وقت چلو مجھے تو بیٹے کو دیکھے بغیر ایک پل چین نہیں ہم مکہ کی طرف چلتے ہیں' چنانچہ ایک چھوٹا سا قافلہ اسی وقت مکہ کی طرف روانہ ہو گیا منزلوں پر منزلیں طے کرتے یہ لوگ مکہ پہنچ گئے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ بچے کو عکاظ نامی میلے میں فروخت کیا گیا تھا اور ان کے خریدار کا نام حکیم تھا۔ حکیم ایک معزز قبیلے کا شریف آدمی تھا' وہ اس کے گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس نے شرجیل کے بیٹے کو خریدا ضرور تھا لیکن پھر اسے اپنی ہمشیرہ کو تحفے میں دے دیا تھا۔ شرجیل کو دراصل اسی خاتون کے قبیلے معد کا بتایا گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا اب وہ حکیم کی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہوئے انہیں بتایا گیا کہ وہ جس گھر کی طرف جا رہے ہیں وہ بڑے معزز لوگوں کا گھر ہے بتائے گئے پتے پر پہنچے تو ان کی ملاقات ایک نہایت پر وقار شخص سے ہوئی شرجیل تو اپنے بیٹے کے آقا کو دیکھتے ہی مطمئن ہو گیا کہ اس شخص کا چہرہ بتاتا ہے کہ اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا اس نے میزبان سے اپنے آنے کا مطلب بیان کیا اور کہا: اے معزز سردار! آپ کا خاندان اللہ کے گھر کا نگہبان ہے آپ مصیبت زدوں کی مدد کرنے اور قیدیوں کو کھانا کھلانے میں شہرت رکھتے ہیں۔ ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ میرا بیٹا آپ کے پاس ہے، آپ کی غلامی میں ہے' آپ سے درخواست ہے کہ آپ جس قدر روپیہ پیسہ چاہیں لے لیں مگر میرے بیٹے کو آزاد کر دیں میری آنکھیں اس کا پیارا چہرہ دیکھنے کو ترس رہی ہیں 'معزز مہمان آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟ میزبان نے انتہائی میٹھے لہجے میں پوچھا: میں حارثہ کے بیٹے زید کی بات کر رہا ہوں اچھا میزبان نے کہا اور کچھ سوچ میں پڑ گئے شرجیل نے میزبان کے چہرے پر تردد دیکھ لیا تھا' وہ منزل کے اس قدر قریب آ کر ایک عجیب کیفیت محسوس کر رہا تھا۔ پھر اس کے کانوں میں آواز

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئی کیا اس کے علاوہ آپ کے یہاں آنے کا کوئی مقصد نہیں؟ نہیں میزبان سردار! ہم تو بیٹے کو منہ مانگی قیمت پر لینے آئے ہیں!" تو پھر سنیے! زید کو بلا لیتے ہیں، اگر وہ آپ کو پہچان لے اور آپ کے ساتھ جانے پر رضامند ہوجائے تو اسے لے جایئے' میں اس کے عوض ایک پائی بھی نہیں لوں گا لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ جانے پر رضامند نہ ہو تو پھر مجھے پسند نہیں ہوگا کہ آپ اس پر زبردستی کریں" شرجیل اور اس کا بھائی کعب اس موقع پر ایک ساتھ بولے: "اے شریف زادے! اس سے بڑھ کر اور اچھی بات کیا ہو سکتی ہے! آپ نے تو عین حق اور انصاف کی بات کی ہے زید کو بلایا گیا اور پوچھا گیا "کیا آپ ان بزرگوں کو پہچانتے ہیں؟ کیوں نہیں میرے آقا یہ میرے پیارے والد ہیں اور یہ محترم چچا!" تو زید تم مجھے بھی پہچانتے ہو میرا خاندان بھی تمہیں معلوم ہے میں نے تم سے جو معاملہ رکھا اس سے بھی تم بخوبی واقف ہو۔ فیصلہ تمہارے اختیار میں ہے، تم پر کوئی زبردستی نہیں تم چاہو تو خوشی کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ جا سکتے ہو، چاہو تو تم یہاں بھی ٹھہر سکتے ہو' تم پر کوئی زور نہیں ہے۔ زید کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی وہ بولے: آپ محمد ﷺ ہیں اللہ کے سچے آخری رسول ہیں' میرے لیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ سے بڑھ کر کون اہم ہو سکتا ہے؟ اللہ کی قسم! آپ ہی میرے ماں باپ ہیں اور میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا!

سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی بات میں ایک جذبہ تھا، محبت کا ایک سمندر تھا، باپ اور چچا نے بڑی حیرت سے بیٹے کی طرف دیکھا۔ باپ نہ جانے کب سے بیٹے کی محبت کا چراغ سینے میں جلائے، اسے وادی وادی تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ حیرت اور دکھ سے بیٹے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر بولا! "اے زید !تم پر افسوس! تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہے ہو؟ اللہ کی قسم !تمہاری تلاش میں کونسا ایسا پتھر ہوگا جو میں نے نہ الٹا ہوگا اور اب تم کیا کہہ رہے ہو ؟زید رضی اللہ عنہ بولے :اے والد محترم آپ درست فرماتے ہیں لیکن میں نے ان کی ذات میں جو کچھ دیکھا ہے، ان کو جس طرح خوب پایا ہے، اس کے بعد یہ میرے بس سے باہر ہے کہ میں انہیں چھوڑ دوں" زید رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بڑا اٹل تھا۔ باپ اور چچا بڑی حیرت سے بیٹے کا فیصلہ سن رہے تھے۔ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے زید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے چچا اور والد کو ساتھ آنے کے لیے کہا۔ کعبہ میں پہنچ کر آپ نے فرمایا: "میں تم سب لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ زید میرا بیٹا ہے یہ میرا وارث

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ آپ ﷺ کے اس اعلان سے زید کے چچا اور والد کا چہرہ کھل اٹھا، وہ سوچنے لگے کہ مجھے تو بیٹے کی عزت اور ترقی سے غرض ہے اگر وہ یہاں خوش ہے تو میری خوشی بیٹے کی خوشی کے ساتھ ہے انہوں نے بھی اس اعلان کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ آپ جب چاہیں یہاں آ کر اپنے بیٹے سے مل لیں اور زید رضی اللہ عنہ کو بھی نصیحت کی کہ وہ اپنے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے ان کے ہاں جایا کرے۔ یوں زید رضی اللہ عنہ نے اپنے حقیقی باپ کے بجائے رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہنا پسند کیا اور زید رضی اللہ عنہ غلاموں میں سب سے پہلے شخص تھے جو مسلمان ہوئے۔ انہیں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حکیم نے عکاظ کے بازار سے خریدا تھا اور تحفے میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ چند دنوں کے بعد ہی آپ ﷺ کے ساتھ اس قدر مانوس ہو گئے کہ پھر ساری زندگی آپ ﷺ کے پاس رہے۔

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مؤذن رسول کی شان

عرب کا صحرا تھا اور دوپہر کا وقت، گرمی اس قدر شدید تھی کہ زمین بھٹی کی طرح تپ رہی تھی ،لُو کے جھونکے آگ کے لپکتے ہوئے شعلے نظر آ رہے تھے۔ انسان تو انسان، پرندے اور جانور بھی باہر نکلنے سے گھبراتے تھے۔ اس عالم میں شہر سے باہر ایک نوجوان غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسے تپتی ریت پر چت لٹایا گیا تھا سینے پر دو بھاری پتھر رکھے ہوئے تھے' اس کا ظالم آقا کوڑا لیے اس کے سر پر کھڑا تھا، اس غلام کی تکلیف کا اندازہ لگانا آسان نہیں تھا۔ جسم پتھروں کے بوجھ تلے دبا ہوا اور بدن کی کھال ریت کی گرمی سے جل رہی تھی۔ اس پر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کوڑے برسائے جاتے اور جسم زنجیروں میں جکڑا ہونے کی وجہ سے حرکت ممکن نہیں' لیکن وہ نہ آہ و بکا کر رہا تھا اور نہ گلہ و فریاد اس کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا۔

''اَحد اَحد'' یعنی اللہ ایک ہے۔اس کے ظالم آقا کو اس کلمے سے چڑ تھی' وہ بتوں کا پجاری اور کئی خداؤں کا ماننے والا تھا' اس لیے وہ کیسے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

برداشت کر سکتا تھا کہ اس کا غلام ایک اللہ پر ایمان لائے، لیکن یہ غلام کفر وشرک سے بیزار تھا، وہ سچے دل سے اللہ کی عبادت کرتا تھا اور محمد ﷺ کا پیرو بن گیا تھا۔ اس نوجوان نے اپنا عقیدہ چھپا کر رکھا تھا' اس لیے اس کا آقا جو کہ مشرک تھا اس کا دشمن بن گیا تھا اور اس پر ظلم وستم ڈھاتا تا کہ یہ غلام دینِ حق سے منہ موڑ لے۔ لیکن اس کے غلام کا ایمان تھا کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔ مومن غلام کے ساتھ یہ سلوک کوئی ایک دو دن کی بات نہ تھی اس نے جب سے اسلام قبول کیا تھا اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا تھا۔ اسے گلیوں میں گھسیٹا جاتا اور طرح طرح کی تکالیف دی جاتیں لیکن اس کا ایک ہی جواب تھا: اَحدٌ اَحد..........

یہی مشق ستم جاری تھی کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو ان سے رہا نہ گیا اور انہوں نے منہ مانگی رقم دے کر اس غلام کو خرید کر آزاد کر دیا۔

پہاڑ جیسا حوصلہ رکھنے والا یہ نوجوان کون تھا؟ بلال! سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حبشی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ مکہ کے قریب رہنے والے ایک قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی غلام تھے۔ آپ کے آقا کا نام" امیہ بن خلف" تھا۔ بالغ مردوں میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد آپ ہی ایمان لائے۔ یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور اس میں مسلمانوں کو کفار طرح طرح

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے مظالم کا نشانہ بناتے تھے۔ خود نبی ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے دریغ نہ کرتے تھے، اس دور میں اسلام قبول کرنا مصائب وتکالیف کو دعوت دینے کے مترادف تھا، لیکن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی ان باتوں سے ناواقف نہ تھے لیکن ان کے دل میں نبی ﷺ کی محبت اور اسلام کی عظمت کا ایسا نقش بیٹھ چکا تھا کہ انہوں نے آزمائش کی ذرا پرواہ نہ کی اور اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہ کر استقامت کا مظاہرہ کیا۔ جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اپنا خادم اور معاون مقرر کرلیا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اور گھریلو کام کاج کرنے کو عبادت وسعادت سمجھتے تھے۔

ہجرت کے پہلے سال جب نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو جمع کر کے اذان کا طریقہ مقرر فرمایا تو اذان دینے کی خدمت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہی کے سپرد فرمائی۔ اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ''مؤذن رسول'' کے لقب سے پکارا جاتا ہے (آپ کسی وجہ سے ''ش'' ادا نہ کر سکتے تھے اور ''اشہد'' کو ''اسہد'' کہتے تھے۔ لیکن ان کے اخلاص ومحبت اور دینی فداکاری کی وجہ سے آپ ﷺ کو یہ انداز بھی قابل قبول تھا۔ جب تک نبی کریم ﷺ زندہ رہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذانیں مدینہ اور گردونواح میں گونجتی رہیں۔ جب مکہ فتح ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے مساوات کا جو تصور دیا ہے‘ اسی کا مظہر بلال رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو وہ مقام ملا کہ عرب کے بڑے بڑے سردار آپ رضی اللہ عنہ کو بلال حبشی کے بجائے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہہ کر پکارتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوات میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف حاصل کیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو آپ نے اذان دینا ترک کر دی‘ کیونکہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا احساس ہوتا تو آپ کے دل پر رقت طاری ہو جاتی ‘اس کے بعد آپ شام چلے گئے اور جہاد میں حصہ لینے لگے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ نے صرف دو مرتبہ اذان دی۔ ایک وہ موقع جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ''بیت المقدس'' تشریف لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق کا اصرار بڑھنے پر اذان دی تو آپ رضی اللہ عنہ کی صدائے اذان سے فضا گونجنے لگی۔ دل کے جذبات نے اس آواز میں جادو بھر دیا تھا کہ سارے لشکر پر رقت طاری ہو گئی اور سب کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے پکے دل والے شخص بھی غم کی تاب نہ لا سکے اور بے اختیار رونے لگے۔ اسی طرح دوسرا موقع جب آپ رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ ''روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے تو سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے اذان کی فرمائش کی تو آپ ٹال نہ سکے اور دوسری بار اذان دی۔ ''مسجد نبوی'' سے جب بلال رضی اللہ عنہ کی صدائے تکبیر بلند ہوئی تو مدینہ کے گردو نواح میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ جس نے سنا مسجد کی طرف کھنچا چلا آیا اور مسجد میں ایک بار پھر زمانۂ نبوت کا سماں پیدا ہو گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی وہ مبارک زندگی ہے کہ جس کا ایک ایک لمحہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور دین اسلام کی خدمت میں صرف ہوا۔ اسی اخلاص اور دینی فداکاری نے انہیں وہ بلند مقام عطا کیا جو دنیا کے کسی شہنشاہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆☆☆

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دکھیاری ماں

ابو امیہ مکہ میں قریش کے خاندان بنومخزوم کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ بڑے دولت مند سخی اور شریف آدمی تھے۔ اللہ نے ان کو ایک بیٹی دی تو انہوں نے اس کو اچھی اچھی عادتیں سکھائیں۔ جب وہ بڑی ہوئیں تو ان کی شادی اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ سے ہو گئی۔ عبداللہ بڑے نیک نوجوان تھے وہ رسول پاک ﷺ کی پھوپھی بَرّہ کی بیٹے اور آپ ﷺ کے دودھ شریک بھائی تھے۔رسول پاک ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تو کچھ مدت بعد عبداللہ ﷺ اور بی بی ہند دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔ اس زمانے میں جو شخص اسلام قبول کرتا مکہ کے کافر اس کو بہت ستاتے اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور بی بی ہند رضی اللہ عنہا کو بھی ستانا شروع کر دیا۔ اس وقت ابوامیہ فوت ہو چکے تھے اور کافروں کو ان پر ظلم کرنے سے روکنے والا کوئی نہ تھا۔ آخر نبوت کے پانچویں سال رسول پاک ﷺ کے فرمانے پر دونوں میاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیوی کچھ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مکے سے حبشہ کے ملک کی طرف ہجرت کر گئے وہاں ایک نیک بادشاہ کی حکومت تھی جو کسی پر ظلم نہیں ہونے دیتا تھا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور بی بی ہند رضی اللہ عنہا کو حبشہ گئے ہوئے دو تین ماہ ہی گزرے تھے کہ انہوں نے یہ خبر سنی کہ مکہ کے کافر مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس پر وہ حبشہ سے مکہ واپس آ گئے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی' اب کافروں نے اور زیادہ ستانا شروع کر دیا' اس پر وہ اگلے سال پھر حبشہ چلے گئے اور کئی سال تک وہاں پردیس کی زندگی گزارتے رہے' اسی زمانے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک چاند سا بیٹا دیا جس کا نام انہوں نے سلمہ رکھا۔ اسی کے نام پر لوگ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ابو سلمہ (سلمہ کے باپ) اور سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کو ام سلمہ (سلمہ کی ماں پکارنے لگی۔ ابھی سلمہ رضی اللہ عنہ چھوٹے ہی تھے کہ دونوں میاں بیوی حبشہ سے مکہ واپس آ گئے جب کافروں نے انہیں پھر ستایا تو دونوں نے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس وقت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم بچے (سلمہ رضی اللہ عنہ) کو گود میں لے کر اونٹ پر بیٹھ جاؤ۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ اتنے میں کسی نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے میکے کے لوگوں کو جا کر بتا دیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ مکہ سے کہیں دور جا رہی ہیں۔ وہ دوڑے آئے اور سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو روک کر کہنے لگے: تم خود تو ہمارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قابو میں نہیں رہے۔ جہاں تمہارا جی چاہے جاؤ مگر ہم اپنی لڑکی (ام سلمہ) کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے' پھر جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں نے سنا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان والوں نے اپنی لڑکی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے چھین لی ہے تو وہ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم نے جب ہمارے آدمی سے اپنی لڑکی چھین لی ہے تو ہم اپنے لڑکے سلمہ کو اس کے پاس کیوں چھوڑ دیں؟ یہ کہہ کر انہوں نے ننھے سلمہ کو سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا شوہر سے بھی جدا ہوگئی اور بچے سے بھی۔ شوہر کے بارے میں تو ان کا خیال تھا کہ کسی نہ کسی طرح مدینے پہنچ گئے ہوں گے مگر بچے کی جدائی برداشت کرنا ان کی طاقت سے باہر تھا۔ دکھیاری ماں ہر روز گھر سے نکل کر مکہ کے ایک ٹیلے پر بیٹھ جاتی اور روتی رہتی۔ دو چار دن نہیں' پورا ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ آخر کار ان (ام سلمہ) کے خاندان کے ایک شخص کو ان پر رحم آ گیا اور اس نے خاندان کے لوگوں سے جا کر کہا کہ تم اس بے چاری کو کیوں نہیں جانے دیتے؟ تم نے اس کو شوہر سے جدا کر دیا اور بچے سے بھی۔ اب انہیں بھی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بے کسی کا خیال آ گیا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تو اپنے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہے تو چلی جا۔ ادھر سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں کو یہ خبر ملی تو انہوں نے بھی ننھے سلمہ رضی اللہ عنہ کو ماں کے حوالے کر دیا۔ وہ بچے کو لیے ہوئے اپنے اونٹ پر اکیلی مدینے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف روانہ ہو گئیں۔ تین سو میل کا سفر تھا لیکن انہیں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسا تھا کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا ۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکے سے تقریباً پانچ میل کے فاصلے پر تنعیم کے مقام پر پہنچیں تو انہیں مکے کے ایک شریف آدمی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے پوچھا ابو امیہ کی بیٹی کدھر جا رہی ہو؟ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس بچے کے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں' مدینے میں جارہی ہوں۔عثمان بولے: اللہ کی قسم! میں تمہیں اکیلی نہیں جانے دوں گا' پھر وہ ان کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلنے لگے۔ جب کوئی ٹھہرنے کی جگہ آتی تو وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کو بٹھا کر پرے ہٹ جاتے۔ جب وہ بچے کو لے کر اتر جاتیں تو اونٹ کو کسی درخت سے باندھ دیتے اور خود دور کسی درخت کے نیچے جا لیٹتے۔ پھر جب چلنے کا وقت آتا تو وہ اونٹ کو لا کر بٹھاتے اور پرے ہٹ کر ان سے کہتے کہ سوار ہو جاؤ۔ وہ سوار ہو جاتیں تو اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل پڑتے ۔ غرض اسی طرح چلتے چلاتے مدینے کے قریب پہنچ گئے ۔ اب انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تمہارے شوہر اسی شہر میں ہیں' اس کے پاس چلی جاؤ۔ اللہ تمہیں برکت دے ۔ پھر وہاں سے پیدل ہی مکہ واپس چلے گئے ۔ بعد میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! میں نے عثمان سے زیادہ ساتھ دینے والا شریف آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مدینہ پہنچنے کے تیسرے سال احد کی لڑائی پیش

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئی جس میں ان کے شوہر سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور چند ماہ بعد فوت ہو گئے ۔ انہوں نے پیچھے چار بچے چھوڑے دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے راستے میں مصیبتیں جھیلی تھیں' اس لیے رسول پاک ﷺ کو ان کا بڑا خیال تھا ۔ اب وہ بیوہ ہو گئیں تو آپ ﷺ نے کچھ مدت کے بعد انہیں سہارا دینے کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا جو انہوں نے قبول کر لیا اور یوں وہ سارے مسلمانوں کی ماں بن گئیں ۔ رسول پاک ﷺ نے ان کے چاروں بچوں کو بڑی محبت اور شفقت سے پالا۔ سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کی طرح بے حد سخی تھیں ۔ ان کے دروازے سے کوئی سوالی خالی نہیں جاتا تھا۔ عبادت کا بھی بہت شوق تھا۔ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ ہر مہینے تین روزے ضرور رکھتی تھیں ۔ زندگی بہت سادہ تھی ۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ہر حکم کی سختی سے پابندی کرتی تھیں ۔ اللہ تعالیٰ نے علم بھی بہت عطا کیا تھا۔ انہوں نے 23 ہجری میں 48 سال کی عمر میں وفات پائی۔

(غمگسار بیوی: طالب ہاشمی)

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر..................

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

24

بچوں کے لیے ہماری دیگر دلچسپ تربیتی کتب

دار الابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"